روزنامہ

جمعہ 15 مئی 2015ء 25 رجب 1436 ہجری 15 ہجرت 1394 ہش

اِک میرا مُعیں

سُنت اللہ ہے کہ وہ خود فرق کر دکھلائے ہے
تا عیاں ہو کون پاک اور کون ہے مردار خوار

مجھ کو پردے میں نظر آتا ہے اِک میرا مُعیں
تیغ کو کھینچے ہوئے اُس پر جو کرتا ہے وہ وار

دشمن غافل اگر دیکھے وُہ بازو وہ سلاح
ہوش ہو جائیں خطا اور بھول جائے سب نقار

(درثمین)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ عاجز اگر چہ ایسے کامل دوستوں کے وجود سے خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہے لیکن باوجود اس کے یہ بھی ایمان ہے کہ اگر چہ ایک فرد بھی ساتھ نہ رہے اور سب چھوڑ چھاڑ کر اپنا اپنا راہ لیں تب بھی مجھے کچھ خوف نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذا اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی میں آخر فتح یاب ہوں گا مجھ کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ جو میرے ساتھ ہے میں ہرگز ضائع نہیں ہوسکتا.................۔

مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا کبھی نہیں چھوڑے گا کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا کبھی نہیں ضائع کرے گا۔.................خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اس کے ساتھ وہ میرے ساتھ ہے کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلا سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں اگر چہ ایک ابتلا نہیں کروڑ ابتلا ہوں۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔

من نہ آنستم کہ روز جنگ بینی پشت من
آں منم کاندرمیان خاک و خوں بینی سرے

پس اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہیں چاہتا تو مجھ سے الگ ہو جائے مجھے کیا معلوم ہے کہ ابھی کون کون سے ہولناک جنگل اور پُرخار بادیہ درپیش ہیں جن کو میں نے طے کرنا ہے پس جن لوگوں کے نازک پیر ہیں وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اٹھاتے ہیں جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے نہ مصیبت سے نہ لوگوں کے سب وشتم سے نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے اور جو میرے نہیں وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائیں گے اور ان کا پچھلا حال ان کے پہلے سے بدتر ہوگا۔ کیا ہم زلزلوں سے ڈر سکتے ہیں۔ کیا ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں ابتلاؤں سے خوفناک ہو جائیں گے۔ کیا ہم اپنے پیارے خدا کی کسی آزمائش سے جدا ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں ہو سکتے۔ مگر محض اس کے فضل اور رحمت سے۔ پس جو جدا ہونے والے ہیں جدا ہو جائیں ان کو وداع کا سلام۔ لیکن یاد رکھیں کہ بدظنی اور قطع تعلق کے بعد اگر پھر کسی وقت جھکیں تو اس جھکنے کی عنداللہ ایسی عزت نہیں ہوگی جو وفادار لوگ عزت پاتے ہیں۔ کیونکہ بدظنی اور غداری کا داغ بہت ہی بڑا داغ ہے۔

اکنوں ہزار عذر بیاری گناہ را مرشوئے کردہ رانبود زیب دختری

(انوارالاسلام۔ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 23)

پنجوقتہ نماز کی حکمتیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"نماز کے جو پانچ وقت مقرر کئے ہیں اس میں ایک حقیقت اور حکمت ہے۔ نماز اس لئے ہے کہ جس عذاب شدید میں پڑنے والا مبتلا ہے وہ اس سے نجات پالیوے۔ اوقات نماز کیلئے لکھا ہے کہ وہ زوال کے وقت سے شروع ہوتی ہے۔ یہ اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ جب انسان غنی ہوتا ہے تو وہ طاغی ہو جاتا ہے اور حدود اللہ سے نکل جاتا ہے لیکن جب اس کو کوئی دکھ اور درد پہنچے تو پھر یہ فطرتاً دوسرے کی مدد چاہتا ہے اور اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ پس جب اس پر ابتداء مصیبت ہو تو اسی وقت سے گویا نماز شروع ہو جاتی ہے مثلاً ایک شخص پر غیر متوقع گورنمنٹ کی طرف سے وارنٹ گرفتاری جاری ہو گیا کہ فلاں امر کے متعلق تم اپنا جواب دو۔ یہ پہلا مرحلہ ہے جو مصیبت کا آغاز ہوا۔ اور اس کے امن وسکون میں زوال شروع ہو گیا۔ یہ وقت ظہر کی نماز سے مشابہ ہے۔

پھر بعد اس کے جب وہ عدالت میں حاضر ہو ااور بیانات ہونے کے بعد اس پر فرد قرارداد جرم لگ گئی اور شہادت گذر گئی تو اس کی مصیبت اور کرب پہلے سے زیادہ بڑھ گیا۔ یہ گویا عصر کا وقت ہے۔ کیونکہ عصر کی نماز کا وہ وقت ہے جب سورج کی روشنی بہت ہی کم ہو جاوے۔ یہ عصر کا وقت اس پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اس کی عزت وتوقیر بہت گھٹ گئی اور اب وہ مجرم قرار پا گیا۔ اس کے بعد مغرب کا وقت آتا ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب آفتاب غروب ہو جاتا ہے اور یہ اس وقت سے مشابہ ہے جب حاکم نے اپنا آخری حکم اس کیلئے سنا دیا اور عشاء کا وقت اس سے مشابہ ہے کہ جب وہ جیل چلا جاوے۔ اور پھر فجر کا وقت ہے جب اس کی رہائی ہو جاوے۔ ان حالات کے ماتحت ایسے انسان کا درد وسوزش ہر آن بڑھتی جاوے گی۔ یہاں تک کہ آخر اسکی سوزش واضطراب اس کیلئے وہ وقت لے آوے کہ وہ نجات پا جاوے۔

اور یہ جو پہلے میں نے بیان کیا ہے قیام، رکوع

باقی صفحہ 8 پر

مکرم نصیر احمد قمر صاحب

سویڈش زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کی اشاعت

سویڈش زبان میں مکمل قرآن مجید کا ترجمہ پہلی دفعہ جماعت احمدیہ کو ہی شائع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہ ترجمہ 1988ء میں زیورِ طبع سے آراستہ ہوا۔ سویڈش زبان میں ترجمہ قرآن کریم کرنے کی عظیم سعادت ایک احمدی خاتون مکرمہ ڈاکٹر قانتہ صادقہ صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ آپ مقامی سویڈش خاتون ہیں۔ آپ کے آباء و اجداد کا تعلق بھی سویڈن سے ہی ہے۔ آپ فورینزک (Forensic) سائیکاٹری کی ریسرچ سکالر اور ایک GP ہیں۔ طبی موضوعات پر آپ کی کئی کتب شائع ہو چکی ہیں۔ تفنن طبع کے متعدد ناولز کی مصنفہ اور معروف ناول نگار ہیں۔ بہت اعلیٰ سویڈش زبان بولنے والی ہیں۔

محترمہ ڈاکٹر قانتہ صادقہ صاحبہ نے سکنڈے نیوین اور Nordic ممالک کی پہلی بیت الذکر 'نصرت جہاں' کوپن ہیگن (ڈنمارک) کے افتتاح کی تقریب کے موقع پر 1969ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی بیعت کا شرف حاصل کیا تھا۔ آپ لکھتی ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث میرے لئے باپ کی طرح تھے۔ ستمبر 1972ء سے 1975ء کے آخر تک میرا قیام فرینکفرٹ جرمنی میں تھا۔ اس عرصہ کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ایک خط میں مجھے سویڈش زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ یہ بہت ہی مبارک لیکن بہت ہی نازک اور انتہائی ذمہ داری کا کام تھا اور میں اپنے آپ کو ہرگز اس کا اہل نہیں پاتی تھی۔ چنانچہ میں نے حضور کی خدمت میں ان خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ مکرم محمود Erikson صاحب سویڈش نو احمدی اس کام کے لئے موزوں ہوں گے۔ وہ کئی زبانوں کے ماہر ہیں اور انہیں حضور نے 'اعزازی مشنری' ہونے کا شرف بھی بخشا تھا۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے لکھا کہ مجھے آپ پر مکمل اعتماد ہے اور یہ کہ میں ہی یہ ترجمہ کروں۔ اس کام کی اہمیت اور نزاکت کے پیشِ نظر میں بہت خوفزدہ تھی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ترجمہ میں مجھ سے کوئی غلطی ہو جائے اور میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی سزاوار ٹھہروں۔ چنانچہ میں نے ایک دفعہ پھر حضور کی خدمت میں لکھا کہ میں اپنے آپ کو اس عظیم کام کو سرانجام دینے کے لائق نہیں پاتی۔ تیسری دفعہ پھر حضور کی طرف سے بہت پیارا اور حوصلہ افزا خط موصول ہوا۔ حضور نے مجھ پر بہت ہی اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ تم ترجمہ کا کام شروع کرو اور یہ کہ میں تمہارے لئے دعا کروں گا۔ تم بالکل پریشان نہ ہو۔ اس کے بعد میرے لئے اب تیسری دفعہ انکار مشکل تھا۔ چنانچہ میں نے لکھا کہ میں اپنی طرف سے پوری کوشش کروں گی اور یہ کہ حضور میرے لئے خاص طور پر دعا کریں۔ چنانچہ میں نے ترجمہ کا کام شروع کیا۔ میرا یہ طریق تھا کہ میں ہمیشہ باوضو ہو کر ترجمہ کا کام کرتی تھی۔ مجھے یاد ہے ان دنوں جرمنی میں ہماری سادہ سی رہائشگاہ تھی (ہمارے پاس کوئی فرنیچر بھی نہیں ہوتا تھا) میں فرش پر ہی تکیہ رکھ کر اس پر بیٹھ جاتی، فرش پر ٹائپنگ مشین پڑی ہوتی (ان دنوں کمپیوٹر نہیں ہوا کرتے تھے)۔ میرے بائیں ہاتھ ایک نیلے رنگ کا چھوٹا سا stool ہوتا تھا اس پر حضرت ملک غلام فرید صاحب کے انگریزی ترجمہ و تفسیر کا نسخہ ہوتا تھا۔ میں اسے دیکھ کر ترجمہ کرتی جاتی۔ صبح سے لے کر بعد دوپہر تک یہ سلسلہ جاری رہتا۔ ترجمہ کا کام کئی سال پر محیط تھا۔ میں خود ہی ترجمہ کرتی اور اسے ٹائپ کرتی۔ میرا کوئی معاون اور مددگار نہیں تھا۔ سب کام خود ہی انجام دینے کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خواہش تھی کہ میں تفسیری نوٹس کا بھی ترجمہ کروں لیکن اس کے لئے مجھے وقت نہیں مل سکا۔

جب ترجمہ مکمل ہوا تو فوری طور پر اس کی اشاعت بوجوہ ممکن نہیں ہو سکی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جب پاکستان سے ہجرت کر کے انگلستان تشریف لائے اور آپ کو سویڈش ترجمہ قرآن کے بارہ میں علم ہوا تو آپ نے فوری طور پر اس کی اشاعت کا فیصلہ فرمایا۔ طباعت کے لئے اس کا مسودہ تیار کرتے ہوئے مکرم کمال یوسف صاحب (مربی سلسلہ) نے عربی متن کے ساتھ ترجمہ کے موازنہ اور چیکنگ اور پروف ریڈنگ کا کام بہت محنت سے انجام دیا۔

مکرم کمال یوسف صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ابتدائی ترجمہ "حضرت ملک غلام فرید صاحب کے انگریزی ترجمہ کے مطابق تھا۔ اشاعت کے وقت خاکسار نے اس کی نظرِ ثانی کرتے ہوئے حضرت مولانا شیر علی صاحب کے نظرِ ثانی شدہ ترجمہ کے مطابق کرنے کی کسی حد تک کوشش کی مگر مکمل طور پر ایسا نہ ہو سکا کیونکہ اشاعت میں تاخیر ہو رہی تھی"۔

الغرض ابتدائی طور پر ترجمہ مکمل ہونے کے قریباً 13 سال بعد 1988ء میں سویڈش زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ طبع ہوا۔

محترمہ ڈاکٹر قانتہ صادقہ صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں درخواست کی کہ وہ سویڈش ترجمہ قرآن کا پہلا نسخہ خود حضور انور کی خدمت میں حاضر ہو کر پیش کرنا چاہتی ہیں۔ حضور نے اس کی اجازت عطا فرمائی۔ چنانچہ انہوں نے لندن میں حضور کے دفتر میں حاضر ہو کر اس کا پہلا

باقی صفحہ 8 پر

رپورٹ: منصور احمد مبشر صاحب ناظم پروگرام

جماعت احمدیہ فرانس کا 23 واں جلسہ سالانہ 2014ء

فرانس میں 15 تا 17 راگست 2014ء کو 23 واں جلسہ سالانہ اپنی نئی جلسہ گاہ میں منعقد ہوا جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "بیت العطا" عطا فرمایا ہے۔

15 راگست کو مقامی طور پر نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد لندن سے براہ راست حضور انور کا خطبہ جمعہ سنا گیا۔ چار بجکر بیس منٹ پر پرچم کشائی کے بعد افتتاحی اجلاس مکرم اشفاق ربّانی صاحب امیر جماعت فرانس کی زیرصدارت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم امیر صاحب کی افتتاحی تقریر کا عنوان تھا: "مقامِ خلافت از حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل"۔ دوسری تقریر خاکسار نے "خلافت احمدیہ، تائیداتِ الٰہیہ کی مظہر" کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد دعا ہوئی۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس 16 راگست کی صبح مکرم ابدال ربّانی صاحب صدر مجلس انصار اللہ کی زیرصدارت منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد پہلی تقریر "تعلق باللہ" کے موضوع پر مکرم حافظ عاصم منظور صاحب نے کی۔ دوسری تقریر صدر اجلاس نے "ہماری کمزوریاں اور اصلاح کے ذرائع" کے موضوع پر کی۔

ہفتہ کی شام کو تیسرا اجلاس مکرم عثمان طورے صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی زیرصدارت منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد "مالی قربانی کی اہمیت" کے عنوان سے مکرم عمر احمد صاحب نے تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر کونے ادریسہ صاحب نے "حضرت مسیح موعود کا عشق رسول ﷺ" کے موضوع پر کی۔ یہ تقاریر فرانسیسی زبان میں کی گئیں۔

اسی روز نماز مغرب و عشاء کے بعد ایک سیمینار "تربیت نومبائعین" بھی منعقد ہوا۔

اتوار کے روز 11 بجے جلسہ کا اختتامی اجلاس مکرم امیر صاحب فرانس کی زیرصدارت ہوا۔ تلاوت اور قصیدہ کے بعد اجلاس کی پہلی تقریر فرنچ زبان میں مکرم آصف عارف صاحب نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غیرمسلموں کے ساتھ حسن سلوک" جبکہ دوسری تقریر مکرم مقصود الرحمٰن صاحب نے "تربیت اولاد از ارشادات امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز" پر کی۔ اس کے بعد اردو نظم ہوئی۔ اجلاس کی آخری تقریر مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ فرانس کی تھی جس کا موضوع تھا: "جماعت احمدیہ میں 1914ء کی اہمیت"۔ اس تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی کلمات کہے اور پھر اجلاس کے اختتام پر افریقی بھائیوں نے "لا الٰہ الا اللہ" کا ترانہ پڑھ کر سنایا۔

جلسہ کے دوران تہجد اور دیگر نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔ فجر کی نماز سے قبل صلِّ علٰی کا اہتمام بھی کیا گیا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن اور درس حدیث دیا جاتا۔ جمعہ اور ہفتہ کے روز علمی سوال و جواب کی مجلس ہوئی۔ جلسہ کے ہر سیشن کے آخر پر دوران سال احمدیت قبول کرنے والے نومبائعین میں سے دو یا تین نے اپنے ایمان افروز تجربات بیان کئے۔

نیشنل سیکرٹری اشاعت کی طرف سے اردو، عربی اور فرنچ کتب کا سٹال لگایا گیا جبکہ ایک نمائش میں تصاویر اور مختلف چارٹس کے ذریعہ اہم معلومات کو دیکھنے والوں تک پہنچایا گیا۔ جلسہ کی تمام اردو تقاریر کا فرنچ اور فرنچ تقاریر کا اردو زبان میں ترجمہ ساتھ ساتھ پیش کیا جاتا رہا۔ جلسہ سالانہ کی کُل حاضری 978 تھی۔

16 راگست بروز ہفتہ صبح گیارہ بجے مستورات کا علیحدہ اجلاس بھی منعقد ہوا جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ قرآنی آیات کے اردو اور فرنچ ترجمہ کے بعد نظم ہوئی اور پھر پہلی تقریر نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ لجنہ محترمہ رقیہ رحیمن صاحبہ نے "نزول مسیح" کے عنوان پر فرنچ زبان میں کی۔ تقریر کا اردو ترجمہ مکرمہ نزہت عارف صاحبہ نے کیا۔ پھر "درثمین" سے ایک نظم اور اس کا فرنچ ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد اجلاس کی دوسری تقریر مکرمہ قدسیہ وسیم صاحبہ صدر لجنہ فرانس نے "محبت الٰہی" کے عنوان پر کی۔ اس تقریر کا فرنچ ترجمہ مکرمہ انیقہ رحمٰن صاحبہ نے کیا۔ پھر دو نومبائع بہنوں مکرمہ آئسہ تاسی صاحبہ اور محترمہ خدیجہ صاحبہ نے اپنے تاثرات بیان کئے اور آخر میں اردو، عربی اور فرنچ میں ترانہ پیش کیا گیا۔ جلسہ مستورات کی حاضری 439 تھی۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ سالانہ فرانس کو ہر پہلو سے بابرکت فرمائے۔ آمین

☆..................☆..................☆

مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب

نظام وصیت کی اہمیت و عظمت

''رسالہ الوصیت'' کی روشنی میں

امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود کی نوے (90) سے زائد تصانیف میں ''رسالہ الوصیت'' کو ایک بلند مقام اور نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ یہ کتاب دسمبر 1905ء کی تصنیف ہے۔ اس کتاب کی تصنیف کا فوری پس منظر وہ متعدد الہامات ہیں جو آپ کو بار بار ہوئے اور جن میں آپ پر یہ ظاہر کیا گیا کہ اب آپ کی وفات کا وقت قریب آ گیا ہے۔ دنیادار تو ایسی خبر ملنے پر گھبرا جاتے ہیں لیکن خدا کے پاک بندوں کا ردّعمل بالکل مختلف ہوتا ہے۔ حضرت مسیح پاک نے اس موقع پر یہ عظیم الشان کتاب تصنیف فرمائی اور جماعت کو قرب وفات کے بارہ میں ہونے والے الہامات سے آگاہ کرتے ہوئے تسلی دی کہ اس خبر سے گھبرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم ایک زندہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں جو ہر دم زندہ اور حی و قیوم ہے۔ ہاں آپ کی اور افراد جماعت کی طبعی فکرمندی کو دور کرنے کے لئے اور یہ بتانے کے لئے کہ مسیح پاک کو خدا تعالیٰ نے مبعوث کیا ہے اور یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا ایک پودا ہے جس نے بہرصورت آگے بڑھنا، ترقی پر ترقی کرنا اور بالآخر ساری دنیا پر روحانی طور پر غالب آنا ہے، خدائے قادر و توانا اور علیم و خبیر نے آپ کو دو عظیم الشان بشارتیں عطا فرمائیں۔

ایک بشارت کا تعلق آپ کے وصال کے بعد جماعت میں روحانی نظام قیادت یعنی خلافت کے قیام سے ہے جس کو آپ نے قدرت ثانیہ کے الفاظ میں بیان کیا۔ دوسری بشارت کا تعلق روحانی زندگی کی بقا اور ترقی کے لئے نظام وصیت کے قیام سے ہے۔ ہر دو عظیم الشان بشارتوں کی تفصیل اور متعلقہ امور کی وضاحت حضرت مسیح پاک نے کتاب ''الوصیت'' میں تحریر فرمائی ہے۔ یہ کتاب اگرچہ کتابی سائز کے صرف چالیس صفحات پر مشتمل ہے لیکن غیر معمولی شوکت والے بیانات سے بھری ہوئی ہے۔

اس مضمون میں یہ ارادہ کیا ہے، وباللہ التوفیق، کہ نظام وصیت کی اہمیت اور عظمت کے مضمون کو رسالہ الوصیت میں مندرجہ تحریرات کی روشنی میں کسی قدر اجاگر کیا جائے۔ حتی الوسع اسی ترتیب کے ساتھ جس طرح یہ بیانات کتاب میں درج ہیں۔

❁ ......کتاب کی بالکل ابتداء میں فرمایا:

''مَیں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں''۔

اس فقرہ سے پتہ لگتا ہے کہ حضور نے یہ کتاب بہت محبت بھرے دلی جذبات کے ساتھ بطور نصیحت لکھی ہے اور خاص طور پر وہ احباب جماعت مخاطب ہیں جن کو حضور نے ''دوستوں'' کے پیار بھرے لفظ میں یاد فرمایا ہے۔ گویا یہ محبت کرنے والے اور مسیح پاک سے محبت کا دعویٰ کرنے والے کتاب کے اولین مخاطب ہیں اور پھر اس کتاب کے عمومی پیغام کا دائرہ دیگر لوگوں تک پھیلا ہوا ہے خواہ وہ لوگ جماعت کے ہوں یا غیر از جماعت ہوں۔

اس فقرہ سے حضور نے ضمناً اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ حضور کی تحریرات اور آپ کے کلام سے احباب کو ہمیشہ بھرپور استفادہ کی کوشش کرنی چاہئے۔ آپ کا کلام اور آپ کی تحریرات کوئی معمولی تحریرات نہیں ہیں۔ ایک دوسری جگہ آپ نے اپنی تحریرات کے بارہ میں یہ الفاظ خود تحریر فرمائے ہیں جو ہمیشہ ہر احمدی کو یاد رکھنے چاہئیں۔ فرمایا:

''میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر مَیں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے''۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 403)

❁ ......''پہلے مَیں اس مقدس وحی سے اطلاع دیتا ہوں جس نے میری موت کی خبر دے کر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی''۔

اس فقرہ میں آپ نے کتاب کے لکھنے اور اس میں نصائح درج کرنے کے فوری پس منظر کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ نے عربی اور اردو میں وحی الٰہی کا ذکر فرمایا ہے اور لکھا ہے کہ اسی مقدس وحی نے جہاں ایک طرف مجھے میری وفات کی خبر دی ہے (جس کی وجہ سے طبعاً ہر ایک کو فکرمندی ہوگی) اسی وحی کی وجہ سے میرے دل میں یہ تحریک ہوئی ہے کہ مَیں یہ نصائح لکھوں جن کی وجہ سے انہیں پڑھنے اور ان پر عمل کرنے والوں کے لئے غیر معمولی تسلی اور اطمینان قلب کی صورت پیدا ہوگی۔ گویا یہ سب کام اللہ تعالیٰ کی وحی کے تابع ہے، نظام خلافت کا قیام بھی اور نظام وصیت کا اجراء بھی۔

❁ ......''ہم کھلے کھلے نشان تیری تصدیق کے لئے ہمیشہ موجود رکھیں گے''۔

اس فقرہ سے پتہ لگتا ہے کہ یہ دونوں نظام جو اللہ تعالیٰ کی ایماء سے قائم ہوں گے نہ صرف خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ہوں گے بلکہ ایسے کھلے کھلے نشانات ثابت ہوں گے کہ دنیا ہمیشہ ان کی عظمت کو دیکھتی رہے گی اور ان نشانوں کا وجود کبھی منقطع نہیں ہوگا۔ نظام خلافت بھی اور نظام وصیت بھی ہمیشہ جاری رہیں گے۔ نیز یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ ان ہر دو نشانات کا وجود حضرت مسیح موعود کی صداقت کو ثابت کرنے کا ذریعہ ہوگا اور ان دونوں کے لئے مسیح پاک کی سچائی مستقبل میں واضح تر ہوتی چلی جائے گی۔

❁ ...... جماعت میں نظام خلافت کے قیام کی بشارت اور جماعت کی ترقیات کے نہایت ایمان افروز تذکرہ کے بعد الوصیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''ایک جگہ مجھے دکھائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا''۔

اس سے ایک تو یہ بات قطعی طور پر معلوم ہوتی ہے کہ نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کے مدفن کا نام بہشتی مقبرہ ہے اور یہ نام الہامی ہے۔ اس جگہ حضور نے جو طرز کلام اختیار فرمایا ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ نام اس مقدس جگہ کے لئے عطا فرمایا ہے اور فرشتوں کی زبانی یہ نوید آپ کو عطا ہوئی۔

❁ ......اس بہشتی مقبرہ کے بارہ میں فرمایا:

''ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں''۔

یہ فقرہ واضح کرتا ہے کہ یہ خبر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو دی گئی کہ اس میں جو برگزیدہ اور متقی لوگ دفن ہوں گے وہ اس زمرۂ ابرار میں شامل ہوں گے جن کے لئے جنتی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ یہ مضمون حضور کی اسی کتاب میں متعدد بار متنوع انداز میں بیان ہوا ہے اور ان سب کو یکجا نظر میں رکھنے سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ نظام وصیت کی شرائط، جو اللہ کے ایماء پر حضرت مسیح پاک نے تحریر فرمائیں، کو پورا کرنے والے بہشتی اور جنتی لوگ ہی اس قابل بنائے جائیں گے کہ اس مقدس قبرستان میں تدفین کی سعادت ان کو ملے۔ جو اس معیار پر پورا نہ اترے گا اور عنداللہ جنتی نہ ہوگا اس کی تدفین کی راہ میں خدائے قادر کی طرف سے کوئی نہ کوئی روک ڈال دی جائے گی۔

❁ ...... نظام وصیت کے حوالہ سے قائم ہونے والے بہشتی مقبرہ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ حضرت مسیح پاک نے تین بار بڑی ہی پُرمعارف دلی دعائیں اس کے لئے کی ہیں۔ پہلی بار دعا کے الفاظ یہ ہیں:

''مَیں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی''۔

اس دعا میں حضور نے بہشتی مقبرہ کے بابرکت ہونے اور واقعی بہشتی مقبرہ بنائے جانے کی بھی دعا کی ہے اور یہ بھی کہ یہ جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو۔ پاک دل لوگوں کی صفات کا بھی ساتھ ہی ذکر فرما دیا ہے تا یہ سب باتیں ہر موصی پر خوب واضح رہیں اور وہ صرف وصیت کرنے پر ہی اکتفا نہ کرے بلکہ ان سب اوصاف کو واقعی طور پر اپنے اندر پیدا کرنے کی ہمیشہ کوشش کرتا رہے۔

❁ ...... دوسری بار کی دعا کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

''مَیں پھر دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے اُن پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی اُن کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یَا رَبَّ الْعَالَمِیْن''۔

اس دعا میں حضرت مسیح پاک نے اپنی محبت بھری دعا میں چند اوصاف کا ذکر فرمایا ہے تا یہ امر پوری طرح ذہن نشین رہے کہ کون سی صفات حسنہ ہیں جن کا حامل حقیقت میں ان دعاؤں کا وارث ہوگا۔ پاک دل ہونے کا ذکر اس دعا میں دوسری بار آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح پاک کے نزدیک نظام وصیت میں شمولیت کے لئے یہ ایک بنیادی شرط ہے اور ایک سچے موصی کا بنیادی وصف یہ ہے کہ وہ واقعی ایک پاک دل انسان بن جائے۔

❁ ......تیسری بار حضرت مسیح پاک کی دعا کے الفاظ یہ ہیں:

''پھر مَیں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم! اے خدائے غفور و رحیم! تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں۔ جن سے تُو راضی ہے اور جن کو تُو جانتا ہے کہ بکلّی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یَا رَبَّ الْعَالَمِیْن''۔

اس تیسری بار کی پُردرد دعا میں بھی چند غیر معمولی اوصاف کا ذکر ہے جو ایک موصی کو صحیح معنوں میں عنداللہ موصی بنانے کے لئے ازبس لازم ہیں۔ ان اوصاف پر یکجائی طور پر نظر کی جائے تو یہ امر خوب نکھر کر سامنے آتا ہے کہ حضرت مسیح پاک نے جن پاک دل لوگوں کا ذکر پہلی دو دعاؤں میں فرمایا ہے یہ سب اوصاف گویا نیک دلی کے بلند مقام تک پہنچنے کے زینے ہیں اور ان راہوں سے گزرے بغیر نفس کو پاک کرنے کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔

یہ امر بھی خاص طور پر قابل توجہ ہے کہ حضرت مسیح پاک نے بہشتی مقبرہ کے حوالہ سے اس میں دفن ہونے والے خوش نصیبوں کے لئے تین بار بڑے درد اور الحاح سے دعائیں کی ہیں اور یہ بات اپنی ذات میں ایک غیر معمولی بات ہے جو سارے نظام وصیت کی عظمت اور اہمیت پر روشنی ڈالتی ہے۔

تینوں بار دعا کے آخر پر ''آمین یَا رَبَّ الْعَالَمِیْن'' کے الفاظ بڑے اہتمام سے درج ہیں۔ یہ بھی ایک خاص بات ہے جو یہ اشارہ بھی کرتی ہے کہ وصیت کا

سارا نظام رب العالمین کے اشارہ اور ایماء پر جاری ہوا اور اسی رب العالمین کے حضور عاجزانہ دعاؤں سے اس کی بنیادوں کو استوار کیا جارہا ہے۔

ان تین بار کی دعاؤں پر اس پہلو سے بھی نظر کرنی چاہئے کہ ان میں مسیح پاک نے ان اوصاف کا ذکر فرمایا ہے جو آپ ایک موصی میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ جو دراصل وصیت کے استحقاق کی شرط کے طور پر ہیں۔ اگر ابتداء میں یہ اوصاف کسی موصی میں نہ بھی ہوں تو اسے یہ پیغام خوب اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ یہ وہ صفات ہیں جو اسے اپنے ماٹو کے طور پر یاد رکھنی چاہئیں اور دیانتداری کے ساتھ یہ سب اوصاف اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

❁ ......بہشتی مقبرہ کے بارہ میں آپ نے فرمایا ہے:

’’اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا ہے کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ ’’اُنْزِلَ ......‘‘ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں‘‘۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہشتی مقبرہ کا نام خود خداتعالیٰ نے رکھا ہے اور ’’بڑی بھاری بشارتیں‘‘ اس سلسلہ میں آپ کو عطا ہوئی ہیں اور ’’ہر ایک قسم کی رحمت‘‘ اس میں اتاری گئی ہے۔ یہ سب امور اس بہشتی مقبرہ کے بلندو بالا مقام اور اس کے مہبط انوار ہونے کا قطعی ثبوت ہیں۔ اس کی عظمت کے گواہ ہیں۔ اسی وجہ سے مزید تحریر فرمایا کہ آپ نے وحی خفی کے نتیجہ میں اس ’’بہشتی مقبرہ‘‘ میں تدفین کے لئے تین بنیادی شرائط مقرر فرمائیں۔

1۔ شرط اول کے طور پر کچھ مالی ادائیگی جو گویا انفاق فی سبیل اللہ کا فوری اور پہلا زینہ ہے۔

2۔ ترکہ کے دسویں حصہ کی ادائیگی کی وصیت جو انفاق فی سبیل اللہ کا ایک امتیازی زینہ ہے۔

3۔ تیسری شرط یہ بیان فرمائی کہ دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچا اور صاف (-) ہو۔ یہ شرط سب سے اہم اور موصی کی ساری زندگی سے تعلق رکھتی ہے۔

❁ ...... نظام وصیت کے بارہ میں فرمایا:

’’یہ مت خیال کرو کہ یہ صرف دور از قیاس باتیں ہیں۔ یہ اس قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔‘‘

ان زوردار اور متحدیانہ الفاظ سے نظام وصیت کی عظمت و شوکت کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ اس مقدس نظام کی بنیاد رکھتے وقت یہ الفاظ مسیح پاک کے قلم مبارک سے نکلے اور آج سو سال پورے ہونے پر بالخصوص خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں نظام وصیت کی عالمگیر وسعت کو دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے بھر جاتا ہے۔

❁ ...... نظام وصیت کی عظمت اور افادیت جاننے کے لئے یہ فقرہ بھی قابل توجہ ہے۔

’’اس وصیت کے لکھنے میں جس کا مال دائمی مدد دینے والا ہوگا اس کا دائمی ثواب ہوگا اور خیرات جاریہ کے حکم میں ہوگا‘‘۔

اس ارشاد میں ہر موصی کے لئے یہ زبردست نوید ہے کہ وہ دائمی ثواب کا مستحق ہوگا اور اس کی یہ مالی قربانی ایسی ہوگی کہ اس کے مرنے کے بعد بھی اس کے ایصال ثواب کا موجب ہوگی اور صدقہ جاریہ کے طور پر اس کا فیض کبھی ختم نہ ہوگا۔

❁ ...... نظام وصیت کے نتیجہ میں قائم ہونے والے بہشتی مقبرہ کے بارہ میں فرمایا:

’’خداتعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا اُن کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔‘‘

یہ پُر معارف فقرہ بہشتی مقبرہ کے قیام کے عالی مقصد کو خوب واضح کرتا ہے۔ ہر موصی کو کامل الایمان بننے کی دعوت دینے والا یہ فقرہ اسے یہ خوشخبری سناتا ہے کہ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے ذریعہ اس کا وجود آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے نیکی کی تحریک کا موجب بن جائے گا۔ اور اس طرح اس کے نیک نمونہ کو دیکھ کر نیکی کی توفیق پانے والے اس کے لئے دعا گو ہوں گے اور وہ مرحوم موصی اَلدَّالُ عَلَی ...... کے مطابق مرنے کے بعد بھی عنداللہ اجر اور ثواب پاتا رہے گا۔

❁ ...... حضرت مسیح پاک کا ایک اور پیارا دعائیہ فقرہ ملاحظہ ہو:

’’بالآخر ہم دعا کرتے ہیں کہ خداتعالیٰ اس کام میں ہر ایک مخلص کو مدد دے اور ایمانی جوش ان میں پیدا کرے اور ان کا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین‘‘۔

عجز و انکسار کے پیکر حضرت مسیح پاک کے قلم مبارک سے اپنے بارہ میں ’’ہم‘‘ کا لفظ بہت ہی منفرد مثال ہے۔ ظاہر ہے کہ اس لفظ کے استعمال کے پیچھے آپ کی اپنی ذات نہیں بلکہ آپ کے قلب اطہر میں اس قادر و توانا خدا کا خیال ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے اور جس کے ارادہ اور اذن سے یہ عظیم الشان نظام وصیت جاری ہو رہا تھا جیسا کہ اوپر کے ایک حوالہ میں ذکر ہو چکا ہے۔

اس ایک فقرہ میں مسیح پاک نے کس خوبی اور کمال محبت سے ہر موصی کو تین نہایت جامع دعاؤں کی دولت سے مالا مال کر دیا ہے۔ خدا یہ دولت ہر موصی کو عطا فرماتا رہے۔

❁ ......بہشتی مقبرہ کے بارہ میں آپ نے فرمایا:

’’کوئی نادان اس قبرستان اور اس کے انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے اور انسان کا اس میں دخل نہیں‘‘۔

یہ جامع فقرہ ہر نادان کے اس شک اور بدظنی کو دور کرنے کے لئے بہت کافی ہے کہ یہ سارا نظام کسی ذاتی غرض، ارتکاز دولت یا دین میں اختراع اور بدعت کے طور پر جاری کیا گیا ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ یہ سارا نظام وحی الٰہی پر مبنی ہے اور کسی انسانی سوچ یا منصوبہ کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ اس بات کا مزید ثبوت یہ ہے کہ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے لئے مسیح پاک کی بیان فرمودہ تیسری شرط میں یہ ذکر ہے کہ دفن ہونے والا کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ ظاہر ہے کہ بدعتی عمل کرنے والے کو ردّ کرنے والا نظام خود بدعت پر مبنی کیسے ہوسکتا ہے؟

❁ ......بہشتی مقبرہ کے بارہ میں یہ بنیادی فقرہ بھی خاص توجہ کے لائق ہے:

’’کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہوسکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کردے گی۔ بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔‘‘

ایک اور پہلو سے دیکھا جائے تو یہ فقرہ ایک موصی کو ہر لحہ بیدار کرنے کے لئے بہت کافی ہے کہ وہ وصیت کی جملہ شرائط کو ہمیشہ مدنظر رکھتے ہوئے ان کے مطابق زندگی بسر کرے اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے وہ یہ مقام حاصل کرلے کہ عنداللہ بہشتی قرار پائے تبھی وہ بہشتی مقبرہ میں تدفین کی سعادت حاصل کرسکے گا۔

❁ ......شرائط تدفین کے بارہ میں فرمایا:

’’ضروری ہوگا کہ ایسا وصیت کرنے والا جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے پابندِ احکام (دین حق) ہو اور تقویٰ اور طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو اور (-) خدا کو ایک جاننے والا اور اس کے رسول پر سچا ایمان لانے والا ہو اور نیز حقوقِ عباد غصب کرنے والا نہ ہو۔‘‘

یہ فقرہ بھی بہت بنیادی اہمیت کا حامل ہے اور ہمیشہ ہر موصی کی نظروں کے سامنے رہنا چاہئے۔ یہ وہ امور ہیں جن سے ہر انسان اپنے اعمال کا محاسبہ کرسکتا ہے۔

❁ ...... نظام وصیت کے ذریعہ جمع ہونے والے اموال کا مصرف کیا ہوگا؟ فرمایا:

’’انجمن جس کے ہاتھ میں ایسا روپیہ ہوگا اس کو اختیار نہیں ہوگا کہ بجز اغراض سلسلہ احمدیہ کے کسی اور جگہ وہ روپیہ خرچ کرے اور ان اغراض میں سے سب سے مقدم اشاعت (دین حق) ہوگی‘‘۔

اس ایک فقرہ میں سارے نظام وصیت کی بنیادی غرض بہت خوبصورتی سے بیان کردی گئی ہے۔ یہ سلسلہ محض اموال کے جمع کرنے کی خاطر نہیں جیسا کہ بعض نادان سمجھ سکتے ہیں بلکہ صرف اور صرف ان اغراض عالیہ کے لئے ہے جو اس سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہیں اور یہ بیان کرنے کے ساتھ ہی وضاحت فرمادی کہ ان اغراض میں سب سے مقدم اشاعت (دین حق) ہے۔ اس سے ضمناً یہ وضاحت بھی ہوگئی کہ سلسلہ کی اغراض اور اشاعت (دین حق) میں باہم کوئی فرق نہیں۔ یہ دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ دوسرے یہ واضح ہوا کہ وصیتی مالوں کا بہترین مصرف اشاعت (دین حق) ہے۔

❁ ...... نظام وصیت کے سلسلہ میں یہ فقرہ بھی خاص توجہ کے لائق ہے:

’’اگر کوئی شخص خداتعالیٰ کی خاص وحی سے ردّ کیا جائے تو گو وہ وصیتی مال بھی پیش کرے تاہم اس قبرستان میں داخل نہیں ہوگا‘‘۔

اس فقرہ سے ایک بار پھر اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ نظام وصیت کا مقصد ارتکاز دولت نہیں ہے اور نہ ہی محض دولت کے بل بوتے پر کوئی شخص اس مبارک بہشتی مقبرہ میں داخل ہونے کا استحقاق حاصل کرسکتا ہے۔ اصل اور بنیادی شرط تقویٰ کا اعلیٰ معیار ہے۔ چونکہ یہ سارا نظام وصیت دراصل وحی الٰہی پر مبنی ہے اس لئے اگر وحی الٰہی سے کوئی شخص ردّ کیا جائے تو وہ کسی صورت میں اس نظام کا حصہ نہیں بن سکتا خواہ وہ کتنا بھی مال پیش کرے۔

❁ ...... اس سارے نظام وصیت سے خداتعالیٰ کیا چاہتا ہے؟ فرمایا:

’’اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پاکر بلاتوقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ کل جائیداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگادیتے ہیں۔‘‘

یہ فقرہ ہر احمدی کو بہت مستعد اور بیدار کرنے والا ہے۔ واضح طور پر فرمایا کہ نظام وصیت کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ خداتعالیٰ مومن اور منافق میں ایک امتیاز قائم کر کے دکھا دے۔ گویا اس کو سچے احمدیوں کے ایمان کا ایک معیار قرار دیا ہے اور ایک مخلص احمدی کی شان یہ ہے کہ وہ اس الٰہی انتظام کی اطلاع پانے کے بعد اس میں شمولیت سے پیچھے نہ رہے بلکہ فرمایا کہ جو احمدی فوراً اس میں شامل ہوجائیں گے وہ اپنے عمل کے ساتھ اپنی ایمانداری کا ثبوت دیں گے۔ اس پرزور تاکیدی فقرہ کو پڑھ کر ہر احمدی کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ اس کا شمار کن لوگوں میں ہے۔

❁ ......اسی مضمون کو ایک دوسرے پیرایہ میں یوں بیان فرمایا:

’’وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا ہے کہ خبیث اور طیب میں فرق کر کے دکھلاوے اس لئے اب بھی اس نے ایسا ہی کیا۔‘‘

اس فقرہ سے واضح فرمایا گیا ہے کہ نظام وصیت اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امتحان کے طور پر ہے۔ جو اس امتحان پر پورے اتریں گے وہی اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں سچے مومن ہوں گے۔ وہی طیب قرار پائیں گے جن کو اللہ تعالیٰ اپنے پیار سے نوازتا ہے۔ یہ زوردار فقرہ بھی ایک سچے احمدی کو اس بابرکت نظام میں شمولیت پر آمادہ کرنے کے لئے بہت کافی ہونا چاہئے۔

❁ ......حضرت مسیح موعود نے اس بابرکت نظام وصیت میں شمولیت کے بارہ میں بار بار تاکیدی اظہار فرمایا ہے۔ ایک موقع پر فرمایا:

’’ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ اِس وقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدّم کیا ہے، دوسرے لوگوں

سے ممتاز ہو جائیں گے۔ اور ثابت ہو جائے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے پورا کر کے دکھلا دیا اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔ بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گزرے گا اور اِس سے اُن کی پردہ دَری ہوگی۔‘‘

نظام وصیت کو اس وقت کا امتحان قرار دیتے ہوئے بالکل واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ اس نظام میں شامل ہونے والے ہی درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں گے۔ یہی امر ان کے عہد بیعت کی سچائی کا بھی گواہ ہوگا اور پھر بہت ہی واضح اور دوٹوک الفاظ میں فرمایا کہ اس ایک امتحان سے منافقوں کی منافقت خوب کھل کر سامنے آجائے گی اور اس طرح ہر شخص ان کو خوب جان لے گا۔ مجھے یقین ہے کہ اس فقرہ کو توجہ سے پڑھنے کے بعد کوئی مخلص احمدی اس بابرکت نظام سے باہر نہیں رہ سکتا۔

✿ ...... اور وہ مخلص جو امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس نظام وصیت میں شامل ہو جائیں گے ان کو کیا انعامات ملیں گے۔ اس سلسلہ میں فرمایا:

’’اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ابد تک خداتعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہوں گی۔‘‘

اور مزید فرمایا کہ ایسے لوگ حقیقی طور پر تارک الدنیا ہوں گے جو:

’’یہ ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی۔ خدا کے نزدیک مومن وہی ہیں اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے۔‘‘

یہ الفاظ اس قدر انعامات اور بشارات کی نوید پر مشتمل ہیں کہ سست سے سست احمدی کو بھی فوراً بیدار اور مستعد ہو جانا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کو پانے کے لئے فی الفور اس بابرکت نظام میں شامل ہو جانا چاہئے۔ اس وقت کی غفلت بہت ہی بڑے گھاٹے کا سودا ہوگی۔

✿ ...... اس نظام میں شمولیت کی برکات کا بہت ہی مختصر الفاظ میں ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اس نظام کا حصہ بنو گے تو ’’بہشتی زندگی پاؤ گے۔‘‘

گویا یہ صرف آخرت میں بہشت پانے یا دئے جانے کا وعدہ اور سودا نہیں ہے بلکہ اس نظام میں شمولیت کے ذریعہ تو دمِ نقد اسی دنیا میں بہشتی زندگی ان لوگوں کو مل جائے گی اور قرآن مجید ہمیں بتاتا ہے کہ اگر کسی کو اس زندگی میں جنت کی حلاوت نصیب نہ ہوئی تو وہ آخرت میں بھی اس نعمت سے بے بہرہ اٹھایا جائے گا۔ کیا کوئی ایسا شخص ہو سکتا ہے جو یہ سب کچھ جاننے کے باوجود اس دنیا میں ہی بہشتی زندگی پانے کا خواہاں نہ ہو۔ کون سا ایسا بدبخت ہوگا جو اس نعمت سے محروم رہنا پسند کرے گا۔ خدا کرے کہ کوئی بھی ایسا نہ ہو۔

✿ ...... حضرت مسیح پاک نے ہر ممکن طور پر نظام وصیت کی برکت اور اہمیت واضح کرنے کے ساتھ اس میں شمولیت کی تاکید فرمائی اور اس نصیحت کا پورا پورا حق ادا کر دیا۔ آپ نے یہ سب کچھ انتہائی درد اور محبت سے بیان فرمایا اور کتاب کا آخری فقرہ یوں تحریر فرمایا:

’’بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے تب آخری وقت میں کہیں گے۔ هٰذَا مَا وَعَدَ ......(یٰسین:53)۔‘‘

کتنے کرب اور دکھ کا اظہار ہے ان لوگوں پر جو امام الزمان کے دست مبارک پر بیعت کا عہد کرنے کے باوجود اس کے اس تاکیدی حکم کو ٹال دیں گے۔ خدا کرے کہ کوئی احمدی ایسا بدقسمت نہ نکلے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح پاک کا منشائے مبارک سمجھتے ہوئے اس بابرکت نظام وصیت میں شمولیت کی توفیق اور سعادت عطا فرمائے۔ آمین

مشہور شہر

سٹاک ہوم سویڈن کا دارالحکومت اور اہم بندرگاہ

یہ شہر 59.20 درجے شمال اور 18.03 درجے مشرق کے مابین واقع ہے۔ یہ ملک کے مشرقی ساحل پر عین اس جگہ آباد ہے جہاں جھیل مالار (MALAR) بحیرہ بالٹک میں آ کر گرتی ہے۔ اس کی آبادی دس لاکھ سے زائد نفوس پر مشتمل ہے۔ اسے لیوبک (جرمنی) سے آنے والے تاجروں نے آباد کیا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ یہاں بغرض تجارت آئے تھے۔ آہستہ آہستہ انہوں نے سویڈن کے وسط میں بہ کنار سمندر بستیاں بسانا شروع کر دیں۔ چنانچہ 1252ء میں یہ ایک اچھے خاصے شہر کی شکل اختیار کر گیا۔ ان دنوں اسے اسٹڈ ہوم کا نام دیا گیا جو بعدازاں سٹاک ہوم کے نام سے مشہور ہو گیا۔ اس وقت شہر کی آبادی چھ ہزار نفوس پر مشتمل تھی اور یہ فصیل نما شہر تھا۔

سٹاک ہوم 220 جزیروں پر مشتمل ہے جو پلوں کے ذریعے باہم مربوط ہیں۔ 1520ء میں ڈنمارک کے شاہ کرسچین دوم نے سویڈن پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔ سویڈن کے سینٹر ڈنمارک کے فاتح کو سویڈن کے تخت پر بٹھا دیا اس نے مقامی باشندوں سے یہ معاہدہ طے کیا کہ وہ سویڈن رواج کے مطابق یہاں حکومت کرے گا۔ دریں اثنا انہی ایام میں ایک خاتون ڈیم کرسٹینا گیلنسٹ جرنا (DAME CHRISTINA GYILLENST JERNA) نے مقامی کسانوں کو بغاوت پر اُکسایا چنانچہ کسانوں نے ڈنمارک کے حکمران کو BALUNDSAS کے مقام پر شکست فاش دی۔ ایک ماہ بعد UPPSALA کے مقام پر کرسٹین دوم کو فتح حاصل ہوئی چنانچہ اس نے کرسٹینا کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیا۔ کرسچین دوم کو سٹاک ہوم میں شاہ سویڈن کا تاج پہنا دیا گیا۔ تاہم اس تقریب کے تیسرے ہی روز ڈنمارک کے سپاہیوں نے سویڈن کے چند مہمانوں کو پکڑ لیا۔ اور بغاوت کے الزام میں دو بشپوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا گیا۔ انہوں نے دیگر 80 افراد کو بھی قتل کر دیا اور کرسچین نے ڈیم کرسٹینا کو قید میں ڈال دیا۔ 1436ء میں اسے سویڈن کے دارالحکومت کا درجہ دے دیا گیا۔ 1940ء سے 1952ء تک کے عرصے میں شہر کو نئے سرے سے آباد کیا گیا۔ یہاں بہت سی خوبصورت اور دیدہ زیب عمارات بھی ہیں جن میں درج ذیل قابل ذکر ہیں۔

شاہی محل

یہ محل پرانے شہر کے قریب ہی واقع ہے اس میں 608 خوبصورت کمرے ہیں یہیں شاہ سویڈن کی رہائش گاہ ہے۔

کتھیڈرل آف سینٹ نکولس

ہاؤس آف لارڈز سٹیڈز (STADS) جزیرے پر اور 1200ء کا تعمیر کردہ رڈر ہوم (RIDDARHOLM) چرچ جزیرہ رڈر پر تعمیر کیا گیا ہے۔ 1500ء سے اب تک سویڈن کے بادشاہوں کا مدفن چلا آ رہا ہے۔ پارلیمنٹ ہاؤس اور نیشنل بنک کی عمارات (HELGEANDS ISLAMI) پر دیکھی جا سکتی ہیں۔

ٹاؤن ہال کی عمارت

اس کا شمار جدید ترین عمارتوں میں ہوتا ہے اس کی تعمیر 1911ء اور 1923ء کے مابین عمل میں آئی۔

صنعتی ترقی

صنعتی انقلاب کے بعد شہر کو کافی ترقی ملی اور یہاں کاغذ تیار کرنے اور چھپائی کی مشینیں اور دھاتوں کو ڈھالنے کی صنعتیں قائم ہو گئیں۔ علاوہ ازیں کاریں، کمپیوٹر، ٹیلیفون اور بجلی کی مصنوعات بھی تیار کی جاتی ہیں۔

مواصلات کا نظام

یہاں کا مواصلاتی نظام بہت بہتر ہے۔ علی الصبح یہاں بسوں اور ریل گاڑیوں میں اس قدر رش ہوتا ہے کہ آدھے لوگ بیٹھ کر اور آدھے کھڑے ہو کر سفر کرتے ہیں۔ لیکن نہ تو یہاں دھکم پیل دیکھنے میں آتی ہے اور نہ ہی بدنظمی۔ 1950ء میں یہاں ٹیوب لائن سب وے قائم کی گئی یہ زیرزمین 60 میل لمبی ہے اور اس کے 103 ریلوے سٹیشن ہیں۔

زبان

سویڈن کی سرکاری زبان سویڈش ہے تاہم یہاں اسی فیصد لوگ انگریزی سمجھتے اور بولتے ہیں۔ سکولوں اور کالجوں میں انگریزی، فرانسیسی اور جرمن زبانیں پڑھائی جاتی ہیں۔

صحت عامہ

شہر میں علاج معالجے کے لیے بڑے بڑے ہسپتال قائم کئے گئے ہیں جہاں مریضوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے۔ تاہم مریضوں سے ادویات کی واجبی سی قیمت ضرور وصول کی جاتی ہے۔

تعلیم

سٹاک ہوم یونیورسٹی کا قیام 1878ء میں عمل میں آیا اس سے انجینئرنگ، میڈیکل، زرعی انفارمیشن ٹیکنالوجی کے کالج منسلک ہیں۔ ہر شہری پر لازم ہے کہ وہ میٹرک تک تعلیم حاصل کرے۔ تعلیم مفت ہے لیکن کتابوں کا انتظام والدین کو ازخود کرنا پڑتا ہے۔ علاوہ ازیں حکومتی خرچ پر بچوں کو دوپہر کا کھانا بھی مہیا کیا جاتا ہے۔

سٹاک ہوم میں پڑھے لکھے لوگوں کا تناسب بہت زیادہ ہے یہی وجہ ہے کہ ہر شخص خواہ وہ پیدل سفر کر رہا ہو، ٹرین میں ہو، وہ جہاز یا بس میں سفر کر رہا ہو اخبار پڑھتا ہوا نظر آئے گا۔ لوگوں کو موسیقی اور کھیلوں سے بہت زیادہ دلچسپی ہے۔ آئس ہاکی، ٹینس اور فٹ بال لوگوں کی پسندیدہ کھیلیں ہیں۔

ہر سال 12 دسمبر کو شاہ سویڈن سائنس دانوں اور ماہرین معاشیات کو نوبیل انعام دیتے ہیں۔ یہاں پاکستانیوں کی کثیر تعداد بھی آباد ہے شہر میں حلال کھانا مل جاتا ہے۔ چند پاکستانیوں نے کپڑے، کرسٹل اور کھانے پینے کی دکانیں بھی یہاں کھولی ہوئی ہیں۔ کارخانوں اور سرکاری اداروں میں ہفتہ اور اتوار کو چھٹی ہوتی ہے۔ چھٹی کے دنوں میں ساحل سمندر اور جھیلوں پر لوگوں کا ہجوم نظر آتا ہے۔

شہر میں اچھے ہوٹل بھی ہیں اور تہواروں پر ان ہوٹلوں میں رش ہی رش دکھائی دیتا ہے۔ ساحل سمندر پر ہونے کی وجہ سے اس کی آبادی میں نمی پائی جاتی ہے۔ سردیوں میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 70 درجے فارن ہائیٹ ہوتا ہے۔

(مرسلہ: مکرم امان اللہ امجد صاحب)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 119255 میں Ibrahimt

ولد Sofela قوم ...... پیشہ تدریس عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Apata ضلع Oyo State, Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 جولائی 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 51 ہزار Naira ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ibrahimt گواہ شد نمبر 1۔ Dhunoorain S/O Bello گواہ شد نمبر 2 Solih S/O Okuntimian

مسل نمبر 119256 میں Musiliu Ayodele

ولد Mabawonku قوم ...... پیشہ کسان عمر 71 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Isonyu ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 مارچ 2009ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Musiliu Ayodele گواہ شد نمبر 1 Dr. Ibitola Daood S/O Onanuga گواہ شد نمبر 2 Surakudeen S/O Buam

مسل نمبر 119257 میں Salmon

ولد Adekanye قوم ...... پیشہ ہنرمند عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Modakeke ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 50 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Salmon گواہ شد نمبر 1 M. Noorudeen S/O Ilyas گواہ شد نمبر 2 Ishaq S/O Aslam

مسل نمبر 119258 میں Bashirudeen

ولد Odemiyi قوم ...... پیشہ استاد عمر 53 سال بیعت 1984ء ساکن Ikire ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جون 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 78 ہزار Naira ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Bashirudeen گواہ شد نمبر 1 M. Noorudeen S/O Ilyas گواہ شد نمبر 2 Ibrahim S/O Adekimi

مسل نمبر 119259 میں Yakeen

ولد Akinroye قوم ...... پیشہ تجارت عمر 60 سال بیعت 1984ء ساکن Telemu ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 جون 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Yakeen گواہ شد نمبر 1۔ Mutiu S/O Ayinla گواہ شد نمبر 2 Isiakao S/O Eniola

مسل نمبر 119260 میں Rafiulamina

ولد Adesanya قوم ...... پیشہ پنشنر عمر 61 سال بیعت 1975ء سال ساکن Imosan ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 دسمبر 2013ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Rafiu Lamina گواہ شد نمبر 1 Ibitola Daoud S/O Onanuga۔ گواہ شد نمبر 2 Munira S/O Tyam

مسل نمبر 119261 میں Abdul Hamada

ولد Adeniran قوم ...... پیشہ تدریس عمر 35 سال بیعت 1998ء ساکن Agbowo ضلع وملک Ibadan, Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 30 ہزار Naira روپے ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Hamada گواہ شد نمبر 1۔ Abdul Hakeem S/O Ariyo گواہ شد نمبر 2 Nuruddin S/O Oyekola

مسل نمبر 119262 میں Ramonio.t

ولد Ajinkirun قوم ...... پیشہ کسان عمر 52 سال بیعت 1984ء ساکن Ojokoro ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ramonio.T گواہ شد نمبر 1 Dhunoorain S/O Bello۔ گواہ شد نمبر 2 A.Hakeem S/O Obaditan

مسل نمبر 119263 میں Sulaimon

ولد Mustapha قوم ...... پیشہ کسان عمر 60 سال بیعت 1991ء ساکن Ojokoro ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Sulaimon گواہ شد نمبر 1 Dhunoorain S/O Bello گواہ شد نمبر 2 A. Hakeem S/O Obaditan

مسل نمبر 119264 میں Mufutaua

ولد Adigun قوم ...... پیشہ کسان عمر 46 سال بیعت 1998ء ساکن Batake ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira ماہوار بصورت Farming مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mufutaua گواہ شد نمبر 1 Dhunoorain S/O Bello گواہ شد نمبر 2 A. Hakeem S/O Obaditan

مسل نمبر 119265 میں Isiaq

ولد Abd Azeez قوم ...... پیشہ مکینک عمر 62 سال بیعت 1986ء ساکن Ojokoro ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Isiaq گواہ شد نمبر 1۔ Dhunoorain S/O Bello گواہ شد نمبر 2۔ Abdul Hameed S/O Salaudeen

مسل نمبر 119266 میں Ahmed

ولد Oleaniyan قوم ...... پیشہ تجارت عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Idi-Ose ضلع وملک Ibadan Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 12 ہزار Naira روپے ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ahmed گواہ شد نمبر 1۔ Nuruddin S/O Oyekola گواہ شد نمبر 2۔ Abdul Ganiyy

مسل نمبر 119267 میں Abiddeen

ولد Haruna قوم ...... پیشہ تدریس عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Agoiwoye ضلع وملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 61 ہزار 5 سو Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abideen گواہ شد نمبر 1۔ Qasim S/O Rufai گواہ شد نمبر 2 Ibraheem S/O Ghazal

☆..................☆..................☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9 مئی 2015ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ بشریٰ بھٹی صاحبہ

مکرمہ بشریٰ بھٹی صاحبہ اہلیہ مکرم امتیاز احمد صاحب بھٹی۔ ٹوٹنگ یوکے مورخہ 6 مئی 2015ء کو مختصر علالت کے بعد 69 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت منشی محمد عبداللہ سیالکوٹی صاحب اور حضرت مرزا مہتاب بیگ صاحب کی نواسی تھیں۔ آپ 1993ء میں پاکستان سے ہجرت کر کے یوکے آئی تھیں اور یہاں ٹوٹنگ میں رہائش پذیر تھیں۔ آپ نے اپنے حلقہ میں چھ سال تک صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ جماعت کے ساتھ گہرا اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ

مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم غلام رسول صاحب مرحوم کراچی مورخہ 10/اپریل 2015ء کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ کے دادا حضرت منشی خادم علی صاحب اور دادی حضرت حاکم بی بی صاحبہ آف کلاس والا ضلع سیالکوٹ کو 1904ء میں حضرت مسیح موعود کی بیعت کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ پنجگانہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، بہت بہادر، مہمان نواز، غریب پرور کفایت شعار، باقاعدگی سے چندہ جات ادا کرنے والی، بڑی وفادار، مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ آجکل فرانس میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم مولوی عبداللطیف صاحب پریمی

مکرم مولوی عبداللطیف صاحب پریمی ریٹائرڈ مربی سلسلہ ربوہ مورخہ یکم اپریل 2015ء کو نیویارک میں وفات پا گئے۔ آپ دیرینہ خادم سلسلہ تھے۔ آپ نے کچھ عرصہ غانا میں بھی خدمت دین میں گزارا۔ اس کے بعد ریٹائر ہونے تک وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ میں خدمات بجالاتے رہے۔ خلافت سے گہری وابستگی اور والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ نہایت سادہ، نیک، دعا گو، مخلص اور فدائی انسان تھے۔

مکرم ابوسومر سلیمان محمد قرحیلی صاحب

مکرم ابوسومر سلیمان محمد قرحیلی صاحب آف سیریا گزشتہ دنوں سیریا میں باغیوں کی قید کے دوران 62 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے 2012ء میں احمدیت قبول کی۔ نو احمدی ہونے کے باوجود جماعت سے بہت محبت رکھتے تھے۔ بہت مخلص باوفا، نرم دل، نیک اور صالح انسان تھے۔ آپ کا جماعت سے تعارف MTA کے ذریعہ ہوا تھا۔ حضور انور کے خطبات اور MTA کے پروگرام باقاعدگی سے دیکھتے تھے اور جماعتی کتب اور رسالہ التقویٰ شوق سے پڑھا کرتے تھے۔ بیعت کے معاً بعد تمام چندہ جات کی ادائیگی شروع کر دی تھی اور نماز اور دعائیں سیکھ کر نہ صرف خود پڑھتے بلکہ اپنے بچوں کو بھی سکھاتے تھے۔ بہت حکمت کے ساتھ اپنے ماحول میں دعوت الی اللہ کیا کرتے تھے۔ طبیعت میں بہت انکساری تھی۔ لوگوں میں بہت ہردلعزیز تھے۔ مرحوم اپنی فیملی میں اکیلے احمدی تھے۔

مکرمہ امۃ الحکیم صاحبہ

مکرمہ امۃ الحکیم صاحبہ بیوت الحمد کوارٹرز ربوہ مورخہ 6/اپریل 2015ء کو 57 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ 1972ء میں اپنے والد مکرم گل محمد میمن صاحب مرحوم اور بچوں کے ساتھ بیعت کر کے ربوہ منتقل ہوئیں۔ آپ زیادہ تعلیم یافتہ نہ تھیں لیکن اپنے بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت کے لئے سلائی کڑھائی کا کام کر کے ان کی اعلیٰ تعلیم کے لئے کوشاں رہتیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، دعا گو، تلاوت قرآن کریم کرنے والی، بے ضرر، مہمان نواز، چندہ جات میں باقاعدہ، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مشکلات میں کبھی کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلایا۔ خلافت سے محبت، عقیدت اور اطاعت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم مدثر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں نائب معتمد کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ نے وفات کے بعد اپنی آنکھیں عطیہ کے طور پر نور آئی ڈونرز کو پیش کی تھیں۔

مکرم محمد رمضان

مکرم محمد رمضان صاحب ابن مکرم مجید احمد صاحب کارکن دفتر صدر عمومی ربوہ مورخہ 4 مارچ 2015ء کو دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے جرمنی میں وفات پا گئے۔ آپ چھ سات ماہ قبل ہی جرمنی آئے تھے۔ آپ ایک مخلص، نیک اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں والدین، بہن بھائی کے علاوہ اہلیہ اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرمہ طیبہ مسعود صاحبہ

مکرمہ طیبہ مسعود صاحبہ اہلیہ مکرم مسعود احمد ریحان صاحب آف اسلام آباد مورخہ 20/اپریل 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ حضرت میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی اور مکرم مولوی صالح محمد صاحب مرحوم مربی افریقہ کی بیٹی تھیں۔ آپ بہت عبادت گزار، دعا گو، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود سے گہری محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

مکرمہ حنیفہ بیگم صاحبہ

مکرمہ حنیفہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شریف احمد دیڑھوی صاحب ربوہ مورخہ 14 مارچ 2015ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، مہمان نواز، مالی قربانی میں پیش پیش، بہت سی خوبیوں کی مالک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے گہری محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ ناخواندہ ہونے کے باوجود اولاد کی تعلیم و تربیت پر بہت توجہ دی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کے دو نواسے مکرم نصیر اللہ صاحب مربی سلسلہ استاد جامعہ احمدیہ گھانا میں اور مکرم نصر اقبال ظفر صاحب مربی سلسلہ فیصل آباد میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ

مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم ساجد محمود صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ملتان مورخہ 2/اپریل 2015ء کو صرف 23 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ بہت وفا شعار، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ اپنے وقف نو بیٹے کی بہت اچھی تربیت کی۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

مکرم حاجی طارق منور احمد صاحب

مکرم حاجی طارق منور احمد صاحب خسر مکرم ساجد محمود صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ملتان مورخہ 13/اپریل 2015ء کو اپنی بیٹی مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ کی وفات کے چند روز بعد وفات پا گئے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک، نیک، مخلص اور دعا گو انسان تھے۔

مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ

مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم انور علی گل صاحب آف احمد آباد سانگرہ مورخہ 5/اپریل 2015ء کو 68 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ کو 1964ء میں بیعت کر کے جماعت میں شمولیت کی توفیق ملی۔ آپ اپنے خاندان کی پہلی احمدی خاتون تھیں۔ آپ کے دیگر بہن بھائیوں کو 1984ء میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ قبول احمدیت کے بعد آپ اور آپ کے بھائیوں کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا مگر آپ نے نہ صرف خود انتہائی صبر کا نمونہ دکھایا بلکہ دوسروں کو بھی صبر کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، انتہائی ملنسار، خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ ساجدہ پروین صاحبہ

مکرمہ ساجدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم بشارت احمد صاحب ضلع سیالکوٹ مورخہ 13/اپریل 2015ء کو 47 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ کو تقریباً 20 سال صدر لجنہ اماء اللہ کلاس والا ضلع سیالکوٹ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ آپ پیشہ کے لحاظ سے سکول ٹیچر تھیں۔ لجنہ اور ناصرات کے اجلاسات بڑی باقاعدگی کے ساتھ منعقد کیا کرتی تھیں۔ نہایت ملنسار، ہمدرد، مہمان نواز، غریب پرور، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ حضور انور کے خطبات باقاعدگی سے سنا کرتی تھیں اور دوسروں کو بھی سننے کی تلقین کرتی تھیں۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا بڑا شوق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆☆............☆............☆☆

درخواست دعا

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی جان مکرم عطاء الکریم شاہد صاحب سابق مربی لائبیریا بارہ روز سے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ حالت دن بدن کمزور ہو رہی ہے۔ قریباً چار دن سے بیہوشی کی حالت ہے اور مختلف عوارض کی وجہ سے حالت بہت تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص کرم سے انہیں شفا کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عمر میں برکت دے۔ آمین

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز گولبازار
الفضل جیولرز ربوہ
فون دکان: 047-6215747
رہائش: 047-6211649
میاں غلام مرتضیٰ محمود

معلوماتی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

منفرد ہوٹل جہاں روبوٹ کام سنبھالیں گے

جاپان میں ایک ایسا ہوٹل قائم کیا جا رہا ہے جس میں 90 فیصد سے زائد ملازمین روبوٹ ہوں گے۔ ناگا ساکی شہر کے ہوئیس ٹین باش تھیم پارک شہر میں ''ہینا ہوٹل'' قائم کیا جا رہا ہے۔ جس کا جاپانی زبان کے مطابق معنی عجیب وغریب ہوٹل ہے۔ اس ہوٹل میں 144 کمرے ہوں گے اور استقبالیہ سے لے کر کمروں کی صفائی ستھرائی اور سیکیورٹی تک کے فرائض روبوٹ سرانجام دیں گے۔

(روزنامہ دنیا 9 فروری 2015ء)

جسم سے شریان ڈھونڈنے والا آلہ

امریکی طبی ماہرین نے ایک ایسا آلہ بنایا ہے جس کی مدد سے ڈاکٹر اور نرسیں جسم کے اندر شریانیں دیکھ سکیں گے اور بلاضرورت یا غلط طریقے سے سوئی نہیں لگائیں گے۔ ''وین ویوور'' نامی اس آلے کو مریض کے ہاتھ پر لگایا جاتا ہے جس میں سے نکلنے والی انفرا ریڈ شعاعیں ڈاکٹر کو شریان ڈھونڈنے میں مدد فراہم کرتی ہیں۔ اس آلے کی ایجاد سے ایسے مریض جو کہ نفسیاتی طور پر سوئی سے خوفزدہ ہوتے ہیں انہیں کافی راحت ملے گی اور ان کے خوف میں کمی واقع ہوگی۔

(روزنامہ نئی بات 2 اپریل 2015ء)

انوکھی جیل جہاں قیدیوں کو مکمل آزادی حاصل

''نیویارک ٹائمز'' میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ میں وینز ویلا کے مارگرینا جزیرے پر قائم سان انتونیو جیل کا تعارف پیش کیا گیا۔

اس جیل میں قیدیوں کی تعداد قریباً دو ہزار ہے اور زیادہ تر لوگوں کو منشیات کی سمگلنگ کے الزام میں سزا ہوئی ہے۔ اس جیل کی سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ قیدیوں کو باہر جانے کے علاوہ قریباً ہر کام کی آزادی ہے۔ متعدد قیدیوں کے پاس جدید ترین اسلحہ اور بیشتر کے پاس ہر قسم کی منشیات دستیاب ہیں۔

یہاں پر مقامی افراد اور سیاحوں کا آنا جانا لگا رہتا ہے۔ آتے ہوئے تو ان ملاقاتیوں کی تلاشی لی جاتی ہے لیکن واپسی پر کوئی پوچھ گچھ نہیں کی جاتی۔ اس کے علاوہ یہاں مرغوں کی لڑائی کے لئے بھی جگہ مختص ہے اور اسے دیکھنے کے لئے لوگ جیل کے باہر سے بھی آتے ہیں۔

(روزنامہ ایکسپریس 24 جنوری 2015ء)

گاجر سرطان کیخلاف قوت مدافعت پیدا کرتی ہے

فیصل آباد ماہرین نے کئی سالوں کی تحقیق کے بعد بتایا ہے کہ گاجر کا استعمال نہ صرف کینسر کی گٹھلیاں بننے کے عمل کو روکتا ہے بلکہ اس کا مسلسل استعمال سرطان کے موذی مرض پر قابو پانے میں بھی معاون ثابت ہوا ہے۔

ماہرین کی ایک ٹیم نے کئی سال تک کینسرزدہ چوہوں پر گاجر کے استعمال کی تحقیق کی تو یہ بات سامنے آئی کہ گاجر کا لگاتار استعمال سرطان کے موذی مرض کے خلاف قوت مدافعت پیدا کرنے کی بہت زیادہ صلاحیت رکھتا ہے۔

گیس سے فون چارج کریں

گیس جنریٹر بنانے والی کمپنی ''ای زیلرون'' نے ایسا چارجر ایجاد کیا ہے جس سے کہیں بھی موبائل چارج کیا جا سکتا ہے۔ اس نئے ہارڈ ویئر کا نام ''کرافٹ ورک'' ہے۔ کرافٹ ورک جرمن زبان میں پاور سٹیشن کو کہتے ہیں۔ اس کرافٹ ورک کا سائز سگریٹ جلانے والے لائٹر جتنا ہوگا۔

اس کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ اسے کسی بھی گیس سٹیشن یا گیس کا سگریٹ لائٹر ری فل کرنے والے سے ری فل کرایا جا سکے گا۔ اسے بنانے والی کمپنی کا کہنا ہے کہ گیس کا یہ چارجر اتنا محفوظ ہوگا کہ اسے جیب میں بھی رکھا جا سکے گا اور ہوائی جہاز میں بھی استعمال کیا جا سکے گا۔

(ہفت روز 28 فروری 2015ء)

ربوہ میں بارش

14 مئی کی شام ربوہ میں اچانک شام کے وقت ہلکی بارش اور ٹھنڈی ہواؤں نے ربوہ اور اس کے گردونواح کا موسم خوشگوار بنا دیا اور بڑھتی ہوئی گرمی کا زور توڑ دیا۔

☆☆☆☆☆☆

لبرٹی فیبرکس
SANA & SAFINAZ, NISHAT، گل احمد،
فردوس، Warda Print، اتحاد، لاکھانی، CHARIZMA،
NATION, MARJAN کے علاوہ
نارمل لان پرنٹ سوس کڑھائی اور اوریجنل بوتیک کے علاوہ
اچھی مردانہ ورائٹی میں سادہ اور کڑھائی والے آرٹیکلز کیلئے تشریف لائیں
اقصیٰ روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ 0092-476213312

کلاسیکا پٹرولیم احمد نگر
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
معیار اور مقدار میں۔ ایک نیا نام
بااخلاق عملہ۔ ٹک شاپ کی سہولت
24 گھنٹے نان اسٹاپ سروس
0331-6963364,047-6550653

بقیہ از صفحہ 2: سویڈش زبان میں ترجمہ قرآن

نسخہ حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ ان دنوں خاکسار (نصیر احمد قمر) کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر خدمت کی سعادت حاصل تھی۔ حضور کے ارشاد پر خاکسار نے اس تاریخی اور یادگار موقع کی تصاویر لیں۔

مکرمہ ڈاکٹر قانتہ صاحبہ لکھتی ہیں کہ میں نے اس موقع کے لئے نیلے رنگ کا velvet کا ایک غلاف تیار کیا تھا تاکہ اس نسخہ پر گرد وغیرہ نہ پڑے اور اس میں لپیٹ کر یہ نسخہ حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے اس غلاف کی بابت بھی دریافت فرمایا اور بہت خوشی اور مسرت کا اظہار فرمایا۔ حضور نے اس موقع پر قرآن مجید سے سویڈش ترجمہ کا کچھ حصّہ پڑھ کر سنانے کے لئے بھی ارشاد فرمایا۔ حضور نے مجھے بڑی خوشی سے بتایا کہ آپ نے سوئٹزرلینڈ میں ایک کمپنی کو یہ ترجمہ ان کی رائے معلوم کرنے کے لئے بھجوایا تھا۔ اور انہوں نے بتایا ہے کہ ترجمہ کی زبان بہت عمدہ، خوبصورت اور poetic ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آپ اس ترجمہ سے مطمئن ہیں۔ حضور کے ان ریمارکس سے میں دل کی گہرائیوں تک خوش تھی۔ یہ ایسے ہی تھا جیسے کوئی امتحان میں بہت اعلیٰ نمبروں سے کامیاب ہو جائے اور میں بہت خوش تھی کہ حضور میرے کام سے خوش ہیں۔ حضور نے مجھے ارشاد فرمایا کہ اس نسخہ پر میں اپنے دستخطوں سے dedication لکھوں۔ میں نے کچھ تردد کا اظہار کیا تو آپ نے مسکراتے ہوئے دوبارہ ارشاد فرمایا اور اپنا قلم اس غرض سے مجھے عطا فرمایا۔ پھر حضور نے سویڈش ترجمہ قرآن کا ایک اور نسخہ طلب فرمایا اور اس کے پہلے صفحہ پر اپنے مبارک دستخطوں سے تحریر فرمایا:

"For Qanita, the translator. With deep appreciation and heartful of prayers. May Allah shower His choicest blessings upon you in this life and in the life to come! Ameen.

M.T. Ahmad. London 9.7.88"

پھر ان دونوں نسخوں کا تبادلہ ہوا۔ میں نے اپنے دستخطوں والا نسخہ حضور کی خدمت میں پیش کیا اور حضور نے اپنے دستخطوں والا نسخہ مجھے عطا فرمایا۔ حضور نے اس موقع پر مجھے ایک مٹھائی کا ڈبہ بھی عطا فرمایا اور فرمایا کہ خوشی کے ایسے موقع پر مٹھائی کھلائی جاتی ہے۔

اس وقت یہ ترجمہ نظر ثانی کے مختلف مراحل میں ہے اور اس کے نئے ایڈیشن کی تیاری کی جا رہی ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 13 مارچ 2015ء)

WARDA فیبرکس
تبدیلی آ نہیں رہی تبدیلی آ گئی ہے لان ہی لان
کرینکل شفون دوپٹہ 4P کلاسک لان 3P ڈیزائنر لان شرٹ پیلس
400/450 750/- 950/-
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ 0333-6711362

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

ربوہ میں طلوع وغروب 15 مئی

طلوع فجر	3:38
طلوع آفتاب	5:09
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	7:00

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

15 مئی 2015ء

8:50 am	ترجمۃ القرآن
9:55 am	لقاء مع العرب
11:55 am	Melbourne میں استقبالیہ تقریب
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 15 مئی 2015ء

بقیہ از صفحہ 1: پنجوقتہ نماز کی حکمتیں

اور سجود کے متعلق، اس میں انسانی تضرع کی ہیئت کا نقشہ دکھایا گیا ہے۔ پہلے قیام کرتا ہے۔ جب اس پر ترقی کرتا ہے تو پھر رکوع کرتا ہے اور جب بالکل فنا ہو جاتا ہے تو پھر سجدہ میں گر پڑتا ہے۔ میں جو کہتا ہوں صرف تقلید اور رسم کے طور پر نہیں بلکہ اپنے تجربہ سے کہتا ہوں بلکہ ہر کوئی اس کو اس طرح پر پڑھ کر اور آزما کر دیکھ لے۔ اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ کہ جب کوئی دکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ اور جو مصائب اور مشکلات ہوں ان کو کھول کھول کر اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرو کیونکہ یقیناً خدا ہے اور وہی ہے جو ہر قسم کی مشکلات اور مصائب سے انسان کو نکالتا ہے وہ پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں جو مددگار ہو سکے۔ بہت ہی ناقص ہیں وہ لوگ کہ جب ان کو مشکلات پیش آتی ہیں تو وہ وکیل، طبیب یا اور لوگوں کی طرف تو رجوع کرتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کا خانہ بالکل خالی چھوڑ دیتے ہیں۔ مومن وہ ہے جو سب سے اول خدا تعالیٰ کی طرف دوڑے۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 94)

(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2015ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

☆............☆............☆